© rasailojaraid.com

ڈاکٹر عتبان محمد چوہان (بہاول پور)

غزل

جھنجھٹ سے آشیاں کے آزاد ہو گیا ہے
طائر قفس میں جا کر آباد ہو گیا ہے

تم قتل کو تو آؤ ہم سر بکف ملیں گے
طرزِ ستم تمہارا اب یاد ہو گیا ہے

تعمیرِ نو کی جس میں باقی سکت نہیں تھی
آج اس غریب کا گھر برباد ہو گیا ہے

کون اب پہاڑ کاٹے شیریں کی آرزو میں
تیشے سے بے تعلق فرہاد ہو گیا ہے

کچھ ہم میں حوصلہ بھی پرواز کا نہیں ہے
کچھ ہم پہ مہرباں بھی صیاد ہو گیا ہے

جو بھی ملا اسی نے کچھ مشورے دیئے ہیں
ہر شخص عاشقی میں استاد ہو گیا ہے

چاروں طرف ہیں پھرتے گل پیرہن ہیولے
سڑکوں پہ شہرِ گل ہی آباد ہو گیا ہے

عتباؔن اس کے دل بھی ہو اثر تو جانیں
مانا سخن ہمارا فریاد ہو گیا ہے

© rasailojaraid.com